سوال نمبر 1

زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے؟

تعارف

دینِ اسلام میں داخل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول حضرت محمدؐ پر ایمان لانا ضروری ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ اللہ کے بنائے گئے عقائد پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ان سب کو اسلام کی عمارت کا بنیادی ستون قرار دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی گئی دولت میں بھی ایک مناسب حصہ اللہ کے بندوں میں تقسیم کیا جائے، یہ بات بھی مقرر کر دی گئی ہے کہ کونسے بندے، جیسے رشتے دار، غریب، مساکین، عاملین، مسافر اور قیدی کو آزاد کروانے کے لیے۔ یہ وہ سب لوگ ہیں جو زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بہت سارے فائدے ہیں، جیسے انفرادی، روحانی، اور اجتماعی۔ انسان کی دولت میں برکت ہوتی ہے، نیکی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے، رزقِ حلال کی طرف دل مبذول ہوتا ہے۔ بندگانِ دین جب زکوٰۃ کو باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں تو اُس سے معاشرے میں بُرائی کا خاتمہ ہوتا ہے اور انسانوں میں ہمدردی اور احساس کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

زکوٰۃ قرآن وسنت کی روشنی میں

زکوٰۃ ایک طرح سے اجتماعی عبادت ہے۔ اس سے انسان صرف اپنے اعمال کو پاکیزہ نہیں کرتا بلکہ دوسروں میں بھی

نیکی کے جذبہ کو پروان چڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو" (سورۃ البقرہ)

قرآن پاک میں تقریباً سات سو دفعہ نماز کا ذکر آیا ہے جو کہ فرضِ اولین ہے، اور معنی خیز بات یہ ہے کہ نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی آیا ہے۔ دولتِ دنیا ایک عارضی چیز ہے اور انسان کو آخر میں اللہ کی طرف لوٹ جانا ہے جیسا کہ فرمایا گیا: "ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جائیں گے" القرآن سو اس فانی دنیا میں دولت اور آسائشوں کو سینچ سینچ کر رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نا صرف قرآن پاک بلکہ سنتِ نبوی ﷺ سے بھی ہمیں بے شمار مرتبہ زکوٰۃ کی ادائیگی اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ نبوت کے بعد نبی کریم ﷺ نے تجارت نہیں کی اور اپنا مال و دولت تمام اللہ کی راہ میں اس کے بندوں پر خرچ کیا۔ ابو صفوان جو کہ اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا، اس نے غزوہ حنین میں نبی کریم ﷺ کا ساتھ تھا صرف جاسوسی نوعیت پر، اور فتح کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک سو اونٹ اسے دے دیے، جو کہ آج کی سخاوت کی مثال ہیں اور ابو صفوان دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ اسی طرح زکوٰۃ کا ایک مصارف یہ بھی ہے کہ جو لوگ ابھی ابھی اسلام میں داخل ہوں ان پر زکوٰۃ موزوں ہے۔

زکوٰۃ کے حصول کے حقدار

قرآن پاک میں بہت واضح کر دیا ہے کہ زکوٰۃ کس کس پر دی جا سکتی ہے، وہ تمام حدود اور کوائف مقرر کر دیے گئے ہیں جو زکوٰۃ لینے اور دینے والوں کے لیے ضروری

ہیں۔

"نیکی یہ نہیں کہ اپنے چہرے مغرب کی طرف کر لیے جائیں یا مشرق کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو، یوم آخر کو، ملائکہ کو، اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں کو اور پیغمبروں کو دل سے مانے، اور اللہ کی محبت میں اپنا من پسند مال رشتہ داروں کو، یتیموں کو، مسکینوں کو، مسافروں کو، ہاتھ پھیلانے والوں اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے" (سورۃ البقرہ)

قرآن پاک کی یہ آیات مبارکہ زکوٰۃ کے حصول والوں کو بہت واضح طریقے سے بیان کرتی ہیں۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں اور اُن میں فقیر، مسکین، قرضدار، مسافر وغیرہ آتے ہیں۔

"بےشک صدقات محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی کے لیے مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنی ہو اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور قرض داروں کا بوجھ اُتارنے کے لیے اور اللہ کی راہ میں (جہاد) اور مسافروں پر، یہ سب اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے" (سورۃ التوبہ)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں، اور ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے حوالے سے تمام قانون اور حدیں مقرر کر رکھی ہیں جو ان سے آگے جائے گا وہ یقیناً دائرہ اسلام سے باہر ہو جائے گا۔ ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینے سے معاشرے میں مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

زکوٰۃ کے حقدار

۱) غرباء اور مساکین

زکوٰۃ لینے والوں میں سب سے پہلے پر غرباء اور مساکین کا ذکر کیا گیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عام ضروریات زندگی بھی پوری نہیں کر سکتے لیکن آخرت میں انکے لیے بہت بڑا اجر عظیم ہے۔ کیونکہ امیر یا غریب ہونا یہ انسان کے نصیب کی بات ہے تبھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے جنت میں غریبوں کی کثیر تعداد پائی" یہ حدیث اُن کی واقعہ معراج کے بعد کی ہے۔

۲) عاملین اور غارمین

وہ لوگ جو دوسروں سے زکوٰۃ اکٹھی کرتے اور ایسے لوگ جو ابھی ابھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہوں وہ اس میں آتے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں سخت قوانین بنائے گئے تھے زکوٰۃ وصول کرنے کے اور جو نہیں ادا کرتے تھے اُن کے خلاف جنگ کا حکم تھا۔ اور ایسے ہی لوگوں کو زکوٰۃ دی جا سکتی جو زکوٰۃ اکٹھی کرتے۔

۳) قرض دار اور قیدی

قرض ایسی چیز ہے جو اسلام میں ممنوع ہے لیکن بامرورت کوئی انسان قرض لے لیتا ہو اگر کوئی وہ قرض واپس دینے کی ہمت نہ رکھتا ہو تو صاحب استطاعت کو چاہیے کہ وہ قرض ادا کر دے اسکا اور ایسے ہی قیدی کو چھڑوانا یا رہا کروانا بھی اسی زکوٰۃ میں ہی آتا ہے۔

فی سبیل اللہ کام کرنے والے اور مسافر

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ، جو اپنا سب کچھ چھوڑ، اسی کی خاطر، اپنا سفر شروع کرتے ان سب کے لیے بھی زکوٰۃ جائز ہے اور اس کے علاوہ مسافر پر بھی زکوٰۃ لگتی ہے۔ جو انسان اپنے گھر سے دور ہو اُسے اسکی ضروریات پوری کرنے کے لیے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ جہاد میں صرف جنگ نہیں ہے بلکہ اس میں کوئی بھی وجہ ہوسکتی ہے۔ جیساکہ تعلیم، علم، تبلیغ۔

زکوٰۃ دینے سے معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ

۱

دولت کی گردش سے وہ حقدار تک پہنچتی ہے

دولت ایک ایسی چیز ہے جو دنیا کی ہے اور دنیا میں ہی رہ ہی جائے گی اور اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ دولت اگر گردش میں رہتی تو معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ نبی کریم ؐ نے فرمایا:

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دولت گردش میں رہنی چاہئے اور وہ حقداروں تک جانی چاہیے ایسے ہی معاشرے میں خوشحالی اور ترقی ہوسکتی ہے ورنہ اگر دولت اکٹھی کی جائے تو وہ گلے کا طوق بنادی جائے گی۔ انسان کے پاس جو ہے اللہ کا ہے اور وہ ہی دوسروں کو دیتا ہے۔

۲) معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے جو کہ غربت کا باعث بنتی

معاشرے میں ایسی بہت سی برائیاں ہیں جو کہ غربت کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر زکوٰۃ وقت پر اور حق داروں کو ادا کر دی جائے تو ان برائیوں کے ساتھ ساتھ غربت کا بھی قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔

۳) زکوٰۃ اور صدقات کی باقاعدگی ادائیگی سے نچلا طبقہ غربت سے نکل سکتا

زکوٰۃ اور صدقات سے لوگ غربت کی دہلیز پار کر سکتے۔ جیسے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ آئے تو وہاں میٹھے پانی کا ایک ہی کنواں تھا۔ آپ نے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی یہ کنواں خرید کر دے گا، اس کے لیے جنت ہے، سو حضرت عثمانؓ نے وہ کنواں خرید کر صدقہ کر دیا۔ آج تک وہاں پانی ہے اور وہ صدقہ جاریہ ہے۔

۴) زکوٰۃ اور صدقات میں کیے گئے فلاحی کام معاشرے میں ترقی لاتے

زکوٰۃ اور صدقات میں بہت سارے ایسے کام جیسے کسی کا قرض اتارنا، کسی کی فیس ادا کروانا، کسی کی بیٹی کی شادی کروانا یا ایسے بے شمار کام جو کہ فلاحی معاشرہ بناتے ہیں اگر یہ سب کیے جائیں تو معاشرہ ایک فلاحی ریاست بن سکتا ہے۔

(5

قرضِ حسنہ اور قرض ختم کرنے سود کو فروغ نہیں ملتا

قرضِ حسنہ سے مراد ایسا قرض ہے جو واپس لینے کی نیت سے نہ دیا جاتا ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ایسا شخص جو قرض دے، اور مقررہ تاریخ آنے پر اسکو پتہ ہو کہ قرض واپس نہیں ہوگا اور وہ چھوٹ دے دے، تو اسکے جنت ہے" یہ قرض بعد میں سود کی طرف لے جاتا جس کے بارے میں سخت احکامات ہیں کہ قرض سود دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(6

زکوٰۃ جمع کرنے والے کارکن ایمانداری سے کام انجام دیتے اگر انہیں مناسب حصہ دیا جائے

حضرت عمرؓ کے دورِ مبارک میں بہت شفاف قوانین بنائے گئے تھے زکوٰۃ کے حصول کے لیے اور اسی طرح زکوٰۃ اکٹھی کرنے والوں کو بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(7

زکوٰۃ سے لوگ سے اپنا گزر بسر کرنے کے بجے کوئی کام یا ہنر اختیار کر سکتے

ایک بار نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، آپ سے سوال کیا مدد کا، آپ نے اُسے ایک درہم دیا اور کہا کہ اس سے کلہاڑا خریدے اور جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اپنا گزر بسر کرے" ایسے ہی زکوٰۃ سے لوگوں کو کسی کام کی طرف منتقل کروایا جا سکتا۔

دولت اکٹھی نہ کرنے کا جذبہ، نہ صرف غربت ختم کرتا بلکہ معاشرے کو امن کو گہوارہ بناتا۔

دولت ویسے بھی عارضی چیز ہے اور یہ قیامت میں گلے کا طوق بن جائے گی اور اگر اسکو نیکی کے کاموں، زکوٰۃ اور صدقات سے استعمال کیا جائے تو یہی ممکن ہے کہ معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے۔

حاصلِ کلام

زکوٰۃ کے بارے میں تمام تر احکامات بڑے واضح طور پر قرآن میں بیان کر دیے گئے ہیں اور اس کے بعد، جو باقی کچھ سوالات رہتے تھے اُن کا حل بھی سنت نبوی ﷺ سے حل کیا۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف، اُن پر جو زکوٰۃ لگتی اور زکوٰۃ کی وجہ سے پھر جو فوائد ہوتے وہ سب بیان ہو چکے۔ زکوٰۃ کو اگر مقررہ وقت میں، ہاتھوں کی گردش میں سے لے آیا جا سکے تو معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہونگے اور معاشرہ امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ اور قرآن میں بار بار کہا گیا ہے کہ:

"نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو"

القرآن

سوال نمبر ۲)

حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے کیسے بہترین نمونہ ہیں؟ واضح کریں۔

تعارف

نبی کریمؐ انسان کے کامل ایمان لانے کے لیے ایک اہم جز ہیں۔ اللہ کے محبوب کے لیے یہ دنیا بنائی گئی اور انہیں مکمل، پیر کامل بنا دیا جو کے انسان کی زندگی کے ہر مسئلے اور پریشانی کے لیے ایک حل شدہ نمونہ کے طور کام کرتے۔ نبی کریمؐ امن کے پیروکار، اور صداقت و دیانت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کی زندگی میں رحم دلی اور ہمدردی کے بہت سارے واقعات نظر آتے اور ان سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمیں اللہ کے نبیؐ کی طرف کیسے رجوع کرنا ہے۔ نبی کریمؐ کی حیات مبارکہ بہترین اسوۂ حسنہ ہے"۔

حضرت محمدؐ رحمۃ اللعالمین ہیں

حضرت محمدؐ دونوں جہانوں میں رحمت کا پیکر ہیں انہوں نے زندگی کے ہر مرحلے پر رحم کرنے کی تلقین کی ہے، وہ ہر ذی شے، انسان، حیوان، پرند، چرند ہر چیز پر رحم کرتے تھے، نا صرف یہ بلکہ انہوں نے تو اپنے دشمنوں کو بھی معاف کر دیا تھا۔ وہ واقعی رحمۃ اللعالمین ہیں۔

رسالت نبوی ﷺ ایمان کا اہم ترین جز

"کلمہ طیبہ" وہ کلام جو زبان سے ادا کرنے اور دل سے اس پر عمل کرنے کے بعد انسان دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ "لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ ﷺ" ترجمہ: "اللہ ایک ہے اور محمد رسول اللہ کے رسول ہیں" مطلب کہ کوئی انسان جب تک ان کی پیروی نہیں کرے گا وہ مکمل مسلمان نہیں کہلائے گا۔ ان کی زندگی، ہمارے لیے سنت نبوی ہے جس پر عمل کرکے ہم بہترین ضابطہ حیات حاصل کر سکتے ہیں اور اسی طرح رسالت نبوی ہمارے ایمان کا اہم جز ہے۔

قرآن پاک میں نبی کریم ﷺ کا بیان مبارک

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بہت سارے پیغمبروں کا ذکر کیا ہے لیکن "محمد" کے بارے میں آپ نے بہت دفعہ ذکر کیا۔

"ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہوتا ہے" (الرعد)

اور پھر فرمایا گیا کہ:

"ہر امت کے لیے ایک رسول ہے" (یونس)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرکے بہت ساری باتیں فرمائی اور اللہ کے محبوب نے وہ سب ہم تک پہنچائی۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ: "قرآن پاک کی عملی شکل نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ ہے"

اس طرح حضرت محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا گیا اور ان کی زندگی کو مشعل راہ کہا گیا۔

نبی کریم ؐ کیسے بہترین نمونہ ہیں ۔

نبی کریم ؐ کی حیاتِ مبارکہ انفرادی زندگی کے لیے بہترین نمونہ

1) انسان میں مایوسی کے فطری عمل کو ختم کرنے کے لیے حضرت محمدؐ کی زندگی سے بہترین امثال

انسان کی زندگی میں بہت بار ایسا ہوتا ہے کہ وہ مجلس یا کسی دنیوی معاملے کی وجہ سے مایوس ہو جاتا۔ نبی کریم ؐ نے مایوسی اور خوف سے منع فرمایا۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا کہ:
" اور تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے
اور (انسان) کے آج سے اُس کا کل (مستقبل) زیادہ بہتر۔"

2) انسان کو دینی اور دنیوی زندگی میں توازن رکھنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے یہ زندگی انسان کے لیے ایک امتحان گاہ کی طرح بنائی ہے اور انسان کو اس میں کیے گئے اعمال کی بنا پر جنت یا جہنم میں بھیجا جائے گا اسی لیے انسان کو دینی اور دنیوی دونوں زندگیوں میں توازن رکھنے کو کہا گیا۔ "ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" "اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہمیں آخرت کے عذاب (آگ) سے بچا"۔

(۳)

والدین اور ازواجی تعلقات کی بہتری کیلئے بے مثال واقعات جو راہنمائی کرتے

نبی کریم ؐ کی حیاتِ مبارکہ میں انسانوں کے لیے بہترین مثالیں موجود ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا:

"تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے"

اسی طرح والدین کے حقوق کی ادائیگی کی سختی سے تلقین کی گئی فرمایا گیا کہ "ماں جنت ہے اور اسکا دروازہ باپ ہے"۔

(۴)

علم کی ترغیب اور تگ و دو کے لیے، نبی کریم ؐ کی زندگی بہترین نمونہ

نبی کریم ؐ پر پہلی وحی جو نازل ہوئی وہ سورہ علق کی پہلی پانچ آیات تھیں اور نبی کریم ؐ نے علم حاصل کرنے کو فرض قرار دیا۔

"کیا جاننے والے اور نا جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں" القرآن

(۵)

اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے بے شمار راستے جو کہ نبی کریم ؐ کی حیاتِ مبارکہ سے ملتے

اللہ تعالیٰ کی قربت اور محبت حاصل کرنے کے لئے نبی کریم ؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

نبی کریمؐ کی اجتماعی زندگی کی تعلیمات جوکہ بہترین نمونہ حیات ہیں

۱) صدقہ جاریہ کا فروغ تاکہ معاشرے میں بہتری آئے

"تم میں سے کچھ لوگ ایسے ضرور ہونگے، جو نیکی کی طرف بلائیں بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں، یہ لوگ فلاح پائیں گے ۔" (آل عمران)

بھلائی کے سارے کام صدقہ جاریہ میں آتے ہیں اور نبی کریمؐ نے بہت سارے کام صدقہ جاریہ کے طور پر کیے اور ایک عملی نمونہ پیش کیا کہ کیسے بہتری کی طرف بڑھا جا سکتا ہے۔

۲) بچوں اور بزرگوں سے پیار اور رحم کرنا، زندگی کو خوبصورت بناتا

نبی کریمؐ نے فرمایا:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑوں کا احترام نہ کرے اور بچوں سے پیار نہ کرے" نبی کریمؐ نے ہمیشہ بچوں سے پیار کا حکم دیا، وہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے بہت پیار کرتے تھے وہ بچوں کو جنت کا پھول کہتے تھے۔ اور اسی طرح معاشرے کے بزرگ لوگوں کا احترام کرنا، جیسے کہ نبی کریمؐ اس بڑھیا کی خدمت کی جو ان پر کوڑا پھینکتی تھی۔ یہ تمام مثالیں ہیں جو بہتری کی طرف لے جائیں۔

(۳

صلہ رحمی اور حسن اخلاق کا درس

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم نہیں کرتا جو انسانوں پر رحم نہیں کرتے"۔ (مسند احمد) اسی طرح انسانوں کو حقوق العباد کی اہمیت کی طرف بھی بار بار متوجہ کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک سب سے بڑی صفت "رحم دلی" ہے اور اسی وجہ سے ہم انسان اتنے گناہوں کے بعد بھی معاف کیے جاتے ہیں۔

(۴

جانوروں کے ساتھ رحم کا سلوک اور رویہ

ایک بار نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی رض کو ڈانٹا کہ انہوں نے چڑیا کا گھونسلا کیوں اٹھایا، اور پھر اسی طرح ایک بدو کو اونٹ پیاسا رکھنے پر ڈانٹا۔ جانور اللہ کی بے زبان مخلوق ہیں اور ان پر رحم کا حکم بہت بلند دیا گیا ہے۔

(۵

پڑوسیوں کے حقوق اور فرائض کی ادائیگی

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے پڑوسیوں کے اتنے حقوق بیان کیے کہ مجھے لگا کہ وراثت میں حصہ کا بھی بیان ہوگا"۔ اور اسکی ادائیگی ہی سے انسان جنت کی طرف جا سکتا۔

(6) عفو و درگزر اور صبر و تحمل کی بہترین مثال: فتح مکہ کے موقع کی بہترین مثالیں

نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرمایا اور ایک ایسی مثال بنائی جو کہ رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ایک بہتری کی راہ ہموار کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کی قاتلہ کو بھی انہوں نے معاف فرمایا، ابو جہل کے بیٹے صفوان کو بھی مہلت دی اور ایسے ہی کئی لوگوں کو۔ اور انسانوں کو باور کروایا کہ معاف کرنے میں بہتری ہے۔

(7) عورتوں کے حقوق اور فرائض: خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بیان

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کے حقوق، فرائض، اور وراثت کے تمام پہلو کے بارے میں بہت بار بتایا لیکن خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ان نے سختی سے حکم دیا کہ عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔ عورت کو سب سے بڑا اعزاز ملا کہ وہ ماں کے روپ میں جنت ہے، اور بیٹی کے روپ میں رحمت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی تمام ازواج اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک فرماتے تھے اور ان کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

8) غلاموں کے ساتھ صلہ رحمی: زید بن حارث کی مثال

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی اجرت اپنا فرض سمجھ کر دو۔ حضرت زید بن حارث بن کے غلام تھے جنہیں آپ نے منہ بولا بیٹا بنایا، زید بن محمد لیکن بعد میں وحی آئی اور آپ نے انہیں زید بن حارث کہا لیکن یہ واقعہ ان کا پیار کا جذبہ دکھاتا تھا۔

9) بدکلامی اور تلخ کلامی سے دوری کا حکم

"تم بدی کو اس نیکی سے دور کرو جو بہترین ہو، تم دیکھو گے کہ جس کے ساتھ عداوت رہی تھی وہ گہرا دوست بن گیا" (السجدہ) اس آیت مبارکہ سے ہمیں معاف کرنے کا فائدہ اور تلخ کلامی سے دور رہنے کی ترغیب ملتی۔

حاصلِ کلام

نبی کریم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور ان کی زندگی کے تمام پہلو ہمیں رہنمائی اور ہدایت کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور ان پر ایمان لانا یہ سب سے اہم جزو ہے ایمان کا اور ان کے اوصاف اور سنت پر عمل کر کے ہم راہِ ہدایت پا سکتے۔